19450

(۳)

استفتاء

السلام علیکم: مفتی صاحب

چند مسائل میں ہماری شرعی رہنمائی فرمائیں:

ا. ایک آدمی نے بیس لاکھ (20,00,000) کے تیرہ جانور (بھینس) خرید کر ہمیں فی جانور ساٹھ ہزار (60,000) نفع رکھ کر ستائیس لاکھ اسی ہزار (2780,000) کے حساب سے قسطوں میں فروخت کئے، رقم کی ادائیگی کی یہ صورت طے ہوئی کہ تین سال تک ہر مہینے تقریباً اکیس ہزار چھ سو چھیاسٹھ (21,666) روپے دینے ہوگے، اور پھر تین سال پورا ہونے پر باقی رقم (بیس لاکھ 20,00,000) یک مشت دینی ہوگی، جانوروں پر ہم قبضہ کر چکے ہیں، اب نفع ونقصان کی ذمہ داری ہماری ہے، کیا یہ طریقہ کاروبار کا درست ہے؟ اگر درست نہیں تو درست طریقہ کار کیا ہوگا۔

۲. جانور بیچنے والے کی رقم ہم پر ادھار ہے، ہم قسطوں میں اسے ادا کریں گے، اس صورت میں اس پر اس رقم کی زکوۃ واجب ہوگی یا نہیں؟

۳. ہم پر ان بھینسوں کی زکوۃ واجب ہوگی یا نہیں، ہم نے یہ بھینسیں دودھ حاصل کرنے کیلئے خریدی ہیں، ہمارا باڑا ہے، اور ہم پر ان بھینسوں کی رقم قرض ہے، تین سال تک قسطوں کی صورت میں ادا کرنی ہے، تو آیا اب ہم اپنے مال کی زکوۃ یہ ادھار رقم کاٹ کر ادا کریں گے یا کاٹے بغیر ہی ادا کرنی ہوگی۔

مستفتی: محمد قدیم

پتہ: کھوکھر آپار کراچی

فون #: 03232191320

دار الافتاء

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں اگر بیچنے والے نے بھینسوں پر قبضہ کر کے آپ کو بھینسیں فروخت کی تھیں اوران کی قیمت کی ادائیگی سوال میں مذکور طریقے کے مطابق طے کی گئی تھی تو خرید و فروخت کا یہ معاملہ درست ہے، تاہم اس بات کا لحاظ رکھنا لازم اور ضروری ہے کہ قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں بیچنے والا جرمانہ عائد کر کے زیادہ رقم وصول نہ کرے، نیز آپ پر معاہدے کے مطابق متعین وقت پر قسطوں کا ادا کرنا بھی شرعاً لازم ہے۔

فقہ البیوع ج۱ص۵۳۹

البیع بالتقسیط: کمایجوز ضرب الاجل لاداءالثمن دفعة واحدة، کذالك یجوز ان یکون اداءالثمن باقساط، بشرط ان تکون آجال الاقساط ومبالغها معینة عندالعقد، وقد یسمیٰ البیع بالتقسیط وهو نوع من البیع المؤجل والاقساط قد تسمیٰ نجوماً.

بحوث في قضايا فقهية معاصرة (ج١ص:١١)

البيع بالتقسيط بيع بثمن مؤجل يدفع إلى البائع في أقساط متفق عليها، فيدفع البائع البضاعة المبيعة إلى المشتري حالة، ويدفع المشتري الثمن في أقساط مؤجلة...أما الأئمة الأربعة وجمهور الفقهاء والمحدثون، فقد أجازوا البيع المؤجل بأكثر من سعر النقد، بشرط أن يبت العاقدان بأنه بيع مؤجل بأجل معلوم، وبثمن متفق عيه عند العقد...ومما يجب التنبيه عليه هنا: أن ما ذكر من جواز هذا البيع إنما هو منصرف إلى زيادة في الثمن نفسه، أما ما يفعله بعض الناس من تحديد ثمن البضاعة على أساس سعر النقد، وذكر القدر الزائد على أساس أنه جزء من فوائد التأخير في الأداء، فإنه ربا صراح،

(۲)۔۔۔ بھینسیں بیچنے والے کی جو رقم آپ کے ذمہ لازم ہے اسکی زکوۃ بیچنے والے پر لازم ہوگی، تاہم ساری رقم کی ادائیگی اس پر فوراً لازم نہیں، بلکہ پوری رقم وصول ہونے کے بعد ادا کی جاسکتی ہے، البتہ اُس صورت میں گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر ہر سال پوری رقم کی زکوۃ فوری ادا کر دی جائے تب بھی جائز ہے بلکہ سہولت اس میں ہے کہ ہر سال ہی مذکورہ ساری رقم کی زکوۃ ادا کر دی جائے۔

الدر المختار۔ (٢ / ٣٠٥)

(و) اعلم أن الديون عند الإمام ثلاثة: قوي، ومتوسط، وضعيف؛ (فتجب) زكاتها إذا تم نصابا وحال الحول، لكن لا فورا بل (عند قبض أربعين درهما من الدين) القوي كقرض (وبدل مال تجارة) فكلما قبض أربعين درهما يلزمه درهم

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

(۳)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں آپ پر بھینسوں کی زکوۃ تو واجب نہیں، البتہ ان کے دودھ سے حاصل ہونے والی آمدنی اگر زکوۃ کے نصاب کے بقدر ہو یا آپ پہلے سے صاحبِ نصاب ہوں تو دوسرے مال پر زکوۃ کی طرح اُس آمدنی پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔

اور بھینسوں کی رقم جو آپ پر دین (قرض) ہے، یہ دینِ مؤجل ہے، اور دینِ مؤجل کی ادائیگی اگر قسطوں کی صورت میں ہو تو زکوۃ کے حساب سے اسے منہا کیا جائے گا؟ ۔۔۔ اس سے متعلق ابھی دارالافتاء میں تحقیق جاری ہے، لہٰذا اس سے متعلق بعد میں معلوم کر لیا جائے۔

اب ایک سال کی قسطوں کو منہا کرنے کا فتویٰ دیا جا رہا ہے۔

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي - (٢ / ٢٣٤)

قوله:(ولا في العلوفة والعوامل) للحديث «ليس في الحوامل والعوامل والعلوفة صدقة» ولأن السبب هو المال النامي، ودليله الإسامة أو الإعداد للتجارة ولم يوجدلأن في العلوفة تتراكم المؤنة فينعدم النماء معنى، والمراد بنفي الزكاة عن العلوفة زكاة السائمة؛ لأنها لو كانت للتجارة وجبت فيها زكاة التجارة..................................

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۷/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۴۰ھ
24/ جنوری/ 2019

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۱۷/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۴۰ھ
24/ جنوری/ 2019

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۷/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۹/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۴۰ھ

[Stamp: دار الافتاء]
[Stamp: مفتی]

Scanned by CamScanner